آیاتہا ۸۵ ﴿ سورۃ المؤمن مکیۃ ۴۰ ﴾ رکوعاتہا ۹

امام ابن ضریس، نحاس اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ساتوں سورہ ہائے حٰمٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔

امام ابن جریر نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مسروق نے مجھے بتایا کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ اور دیلمی نے سمرہ بن جندب سے روایت نقل کی ہے کہ تمام سورہ ہائے حٰمٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔(1)

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورہ ہائے حٰمٓ مومن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کی جگہ سات سورتیں عطا فرمائیں۔ انجیل کی جگہ الٓر سورتیں طٰسٓ تک عطا فرمائیں اور زبور کی جگہ طٰسٓ سے حٰمٓ تک عطا فرمائیں اور مجھے حٰمٓ سورتوں اور مفصل کے ساتھ فضیلت عطا کی، مجھ سے قبل کسی نبی نے ان کو نہیں پڑھا۔

امام ابو عبید رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: ہر شے کا مغز ہوتا ہے، قرآن کا مغز سورۂ حٰمٓ ہیں۔

امام ابو عبید، ابن ضریس، ابن منذر، حاکم، بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: سورۂ حٰمٓ قرآن حکیم کا دیباج ہیں۔(2)

امام ابو عبید، محمد بن نصر اور ابن منذر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جب میں سورۂ حٰمٓ میں پہنچتا ہوں تو ایسے باغیچوں میں پہنچتا ہوں جن میں بہت خوش ہوتا ہوں، ان سے جدا ہونے کا ارادہ نہیں کرتا۔

امام محمد بن نصر اور حمید بن زنجویہ رحمہما اللہ نے ایک اور سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے گھر تلاش کر رہا تھا۔ وہ ایسی جگہ سے گزرا جہاں بارش ہوئی تھی۔ وہ اس میں سے گزر رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا کہ وہ نرم و نازک باغیچوں کے پاس سے گزرتا ہے وہ کہتا ہے میں ایسی جگہ پر حیران ہو رہا تھا جہاں بارش برسی تھی۔ یہ تو اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے اس سے کہا گیا کہ پہلی وادی کی مثال قرآن کی بڑی سورتوں جیسی ہے اور ان نرم و نازک باغیچوں کی مثال سورۂ حٰمٓ کی طرح ہے جو قرآن میں ہیں۔

امام ابو الشیخ، ابو نعیم اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ حٰمٓ قرآن کا دیباج ہیں۔

امام دیلمی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے کہ

1۔الفردوس بماثور الخطاب، جلد 4، صفحہ 276 (6813)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 483 (2471)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

سورۂ حٰمٓ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت خلیل بن مرہ رحمہ اللہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ سورۂ حٰمٓ سات ہیں، جہنم کے بھی سات دروازے ہیں۔ تمام حٰمٓ سورتیں ان دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر آتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں اے اللہ! اسے اس دروازے سے داخل نہ کرنا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور مجھے پڑھتا تھا۔(2)

امام دارمی اور محمد بن نصر نے حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے کہ حٰمٓ سورتوں کو دلہنوں کا نام دیا جاتا۔

امام ابوعبید، ابن سعد، محمد بن نصر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے مسجد بنائی۔ ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا آل حم کے لیے۔(3)

امام ترمذی، بزار، محمد بن نصر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (غافر: 3-1) اور آیت الکرسی پڑھی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس کی حفاظت کرے گا یہاں تک کہ وہ شام کرے گا۔ جس نے ان دونوں کو شام کے وقت پڑھا تو اللہ تعالیٰ صبح تک ان کے ساتھ اس کی حفاظت فرمائے گا۔(4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

"حا۔ میم، اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا ہے، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، فضل و کرم فرمانے والا ہے، نہیں کوئی معبود اس کے سوا، اسی کی طرف (سب نے) لوٹنا ہے۔"

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت اسحاق بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول

1۔ الفردوس بمأثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 160، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 486 (2479)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 474 (3634)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ترمذی، باب ما جاء فی فضل آیۃ الکرسی، جلد 5، صفحہ 145 (2879)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر درخت کا پھل ہوتا ہے۔ قرآن کے پھل سورۂ حم والے ہیں۔ باغیچے شاداب، گھاس والے اور قریب قریب۔ جو یہ پسند کرے کہ وہ جنت کے باغوں میں چرے تو وہ ان سورتوں کی تلاوت کرے جن کے آغاز میں حم ہے۔ جس نے جمعہ کی رات سورۂ دخان پڑھی تو وہ صبح مغفور (بخشا ہوا) حالت میں کرے گا۔ جس نے الم تنزیل سجدہ اور سورۃ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ دن اور رات میں پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر کی موافقت کی۔ جس نے (اذا زلزلت الارض زلزالها) پڑھی گویا اس نے قرآن کا چوتھا حصہ پڑھا۔ جس نے قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۝ پڑھی گویا اس نے قرآن کا چوتھا حصہ پڑھا۔ جس نے سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ دس مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے محل بناتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی تو پھر ہم ان محلات کو زیادہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کثرت والا اور پاکیزگی والا ہے۔ جس نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ پڑھی تو مخلوقات میں سے کوئی چیز نہیں رہتی مگر وہ کہتی ہے اے میرے رب! اسے میرے شر سے محفوظ رکھ۔ جس نے ام القرآن پڑھی گویا اس نے قرآن کا چوتھائی حصہ پڑھا اور جس نے سورۂ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ۝ پڑھی گویا اس نے ہزار آیات پڑھیں۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابوامامہ سے روایت نقل کی ہے، حٰمٓ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم (نام) ہے۔

امام عبدالرزاق نے المصنف میں، ابوعبید، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، امام ترمذی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت مہلب بن ابی صفرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے اس نے یہ حدیث بیان کی جس نے نبی کریم ﷺ سے سنی اگر تم نے آج کی رات سورۂ حٰمٓ پڑھی تو ان کی مدد نہ کی جائے گی۔ (1)

ابن ابی شیبہ، امام نسائی، حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کل اپنے دشمنوں سے ملاقات کرو گے، تمہارا اشعار حم ہونا چاہیے تو ان کی مدد نہ کی جائے گی۔ (2)

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مسلمان خیبر میں پیچھے ہٹے۔ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی بھری اور اسے ان کے منہ پر مارا اور کہا حٰمٓ ان کی مدد نہ کی جائے گی۔ قوم (دشمن) کو شکست ہوگئی۔ نہ ہم نے ان پر تیر چلایا اور نہ نیزہ مارا۔

امام بغوی اور طبرانی نے حضرت شیبہ بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب غزوۂ خیبر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں لیں، ان کے مونہوں پر مار رہے تھے اور فرمایا چہرے بگڑ گئے حٰمٓ ان کی مدد نہ کی جائے گی۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن اصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی بڑا طاقتور تھا اور شام کے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نہ پایا اس کے بارے میں پوچھا، عرض کی گئی وہ تو شراب میں دھت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کاتب کو بلایا۔ اسے فرمایا لکھو۔ عمر بن خطاب کی جانب سے فلاں بن فلاں

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الجہاد، جلد 2، صفحہ 117 (2512)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 118 (2515)

3۔ معجم کبیر، جلد 7، صفحہ 299 (7192)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

marfat.com

Marfat.com

کے نام تم پر سلام ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ پھر آپ نے دعا کی اور جو لوگ آپ کے پاس تھے۔ انہوں نے آمین کہی۔ انہوں نے اس آدمی کے حق میں یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرمائے اور اس کی توبہ قبول فرمائے۔ جب صحیفہ اس آدمی تک پہنچا وہ اسے پڑھنے لگا۔ وہ کہتا غَافِرِ الذَّنْۢبِ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بخشش کا وعدہ کیا ہے۔ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے عقاب سے ڈرایا۔ ذِی الطَّوْلِ بہت زیادہ مال والا ہے۔ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وہ بار بار اسے اپنے اوپر دہراتا رہا یہاں تک کہ رونے لگا۔ پھر توبہ کی اور بہترین توبہ کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اس کا معاملہ پہنچا تو فرمایا اس طرح کیا کرو جب تم اپنی حالت کو لغزش میں دیکھو تو اسے درست کرو، اسے موقع دو، اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ توبہ کرے۔ اس کے خلاف شیطان کے دوست نہ بن جاؤ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک عبادت گزار نوجوان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے محبت کرتے تھے۔ وہ مصر چلا گیا تو اس کے اخلاق بگڑ گئے۔ وہ کسی برائی سے باز نہیں آتا تھا۔ اس کے خاندان کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے حال احوال پوچھا اور اس نوجوان کے متعلق بھی دریافت کیا۔ اس آدمی نے عرض کی اے امیر المومنین! مجھ سے اس کے بارے میں نہ پوچھیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کیوں؟ اس نے جواب دیا وہ بگڑ گیا ہے اور اس نے تقویٰ کا لباس اتار دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف خط لکھا عمر سے فلاں کی طرف۔ حٰمٓ ۞ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔ وہ نوجوان اسے پڑھتا رہا اور بھلائی کی طرف لوٹ آیا۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ غَافِرِ الذَّنْۢبِ جو توبہ نہ کرے اس کے لیے گناہ کو ڈھانپنے والا وَ قَابِلِ التَّوْبِ اور جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول کرنے والا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے ابو اسحاق سبیعی سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی اے امیر المومنین! اگر میں قتل کروں تو کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ تو آپ نے یہ آیات تلاوت کیں حٰمٓ ۞ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ فرمایا (اچھا) عمل کرو، اللہ تعالیٰ سے مایوس نہ ہو۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ذِی الطَّوْلِ سے مراد وسعت وغنا والا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ذِی الطَّوْلِ کا معنی غنا والا نقل کیا ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ذِی الطَّوْلِ سے مراد نعمتوں والا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ذِی الطَّوْلِ سے مراد احسان والا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

امام طبرانی اوسط میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لیے غَافِرِ الذَّنْۢبِ اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لیے قَابِلِ التَّوْبِ اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہے اس کے لیے شَدِیْدِ الْعِقَابِ ہے۔ ذِی الطَّوْلِ یعنی غنا والا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کفار قریش اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اظہار نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنی وحدانیت کا اظہار کر رہا ہے اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کا لوٹنا بھی اسی طرف ہے۔ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہیں کہتا اس کا ٹھکانہ بھی اسی طرف ہے، تو اسے وہ جہنم میں داخل کرے گا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں کوفہ کے مضافات میں حضرت مصعب بن زبیر کے ساتھ تھا۔ میں ایک باغ میں داخل ہوا تا کہ دو رکعت نماز ادا کروں۔ میں نے حم المؤمن کو شروع کیا یہاں تک کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک پہنچا، تو میرے پیچھے ایک آدمی تھا جو سیاہ سفیدی مائل خچر پر سوار تھا، جس پر یمن کا بنا سوتی لباس تھا۔ سو اس نے کہا جب تو قابل التوب پڑھے تو یوں کہو یَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ۔ اے توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول کر اور جب تو شَدِیْدِ الْعِقَابِ پڑھے تو کہہ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ۔ اے سخت پکڑ والے! مجھے عذاب نہ دے۔ ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں مجھے معاف کر دے اور جب تو کہے ذِی الطَّوْلِ تو کہہ اے خیر والے! مجھ پر بھلائی کر۔ میں نے یہ کلمات ادا کیے۔ پھر میں مڑا تو کسی کو نہ دیکھا۔ میں دروازے کی طرف نکلا تو میں نے کہا تمہارے پاس سے ایسا آدمی گزرا ہے جس نے یمنی سوتی لباس زیب تن کیا ہوا تھا، تو انہوں نے کہا ہم نے کسی کو بھی نہیں دیکھا وہ کہا کرتے تھے کہ وہ حضرت الیاس ہیں۔

مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ۝۴ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِیَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶

"نہیں تنازعہ کیا کرتے اللہ کی آیتوں میں مگر کافر پس نہ دھوکہ میں ڈالے تمہیں ان لوگوں کا (بڑے کروفر سے) آنا جانا مختلف شہروں میں۔ جھٹلایا تھا ان سے پہلے قوم نوح نے اور کئی (دوسرے) گروہوں نے ان کے بعد۔ اور قصد کیا ہر امت نے اپنے رسول کے متعلق کہ اسے گرفتار کر لیں اور جھگڑتے رہے (اس کے ساتھ) ناحق، تا کہ جھٹلا دیں اس کے ذریعہ حق کو۔ پس میں نے پکڑ لیا انہیں۔ پس کتنا شدید تھا میرا عذاب۔ اسی طرح واجب

1۔ مجمع الزوائد، تفسیر سورۂ غافر، جلد 7، صفحہ 226 (11318)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

ہو گیا اللہ کا فیصلہ کفار پر کہ وہ دوزخی ہیں۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مَا يُجَادِلُ فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حرث بن قیس سلمی کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایک آیت میں جھگڑ پڑے۔ ایک نے کہا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے لیا ہے۔ دوسرے نے بھی کہا میں نے بھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سیکھا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس چیز کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سات لغتوں میں نازل ہوا ہے۔ اس میں جھگڑا کرنے سے بچو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ کا یہ معنی نقل کیا ہے: ان کا آنا، ان کا جانا اور سفروں میں ادھر ادھر جانا۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ سے مراد حضرت نوح کی قوم، عاد اور ثمود کی قوموں کے بعد وہ کافر جماعتیں تھیں۔ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ ہر قوم نے اپنے رسول کے بارے میں ارادہ کیا کہ وہ اسے پکڑ لیں اور اسے قتل کر دیں۔ تو ان کے اعمال کے باعث ان پر عذاب ثابت ہو گیا۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ کا یہ معنی نقل کیا ہے: ان کا شہروں میں فساد کرنا اور ان کا کفر کرنا۔ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے باطل کی مدد کی تا کہ وہ اپنے باطل کے ساتھ حق کو زیر کر دے۔ تو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ اس سے بری ہو گیا۔(2)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 40-139 (56-2652)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ معجم اوسط، جلد 3، صفحہ 451 (2968)، مکتبۃ المعارف الریاض

marfat.com
Marfat.com

مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ﴿۸﴾ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۹﴾

"جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے اردگرد (حلقہ زن) ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کیا کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔ (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو گھیرے ہوئے ہے ہر شے کو (اپنی) رحمت اور علم سے، پس بخش دے انہیں جنہوں نے (کفر سے) توبہ کی ہے اور پیروی کی ہے تیرے راستہ کی اور بچالے انہیں عذاب جہنم سے۔ اے ہمارے رب! داخل فرما انہیں سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جو قابل بخشش ہیں ان کے والدین، ان کی بیویوں اور انکی اولاد سے۔ بے شک تو ہی سب سے زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور بچالے انہیں سزاؤں سے اور جس کو تو بچالے سزاؤں سے اس دن گویا تو نے بڑی رحمت فرمائی اس پر۔ اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔"

امام ابویعلی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے بارے میں بات کروں۔ اس کے پاؤں ساتویں زمین سے بھی پار ہیں۔ عرش اسی کے کندھوں پر ہے۔ وہ کہہ رہا ہے تو جہاں ہے تو جہاں ہوگا تو پاک ہے۔(1)

امام ابوداؤد، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ نے العظمۃ میں، ابن مردویہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں صحیح سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بات کروں۔ اس کے کانوں کی لوؤں اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کا فاصلہ ہے۔

امام ابن منذر اور ابوالشیخ رحمہما اللہ نے حضرت حبان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش آٹھ ہیں۔ ان کے قدم ساتویں زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ ان کے سر ساتویں آسمان سے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان کے سینگ ان کی لمبائی کے برابر ہیں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کے پاؤں زمین کی پست ترین جگہ میں گڑے ہوئے ہیں۔ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنی نظریں اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

امام ابن منذر، ابوالشیخ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ہارون بن رباب سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ وہ بڑی دھیمی آواز سے ایک دوسرے کو جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور ان میں سے چار کہتے ہیں سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ۔(2)

1۔ مسند ابویعلی، جلد 5، صفحہ 04-503 (6588) 2۔ شعب الایمان، باب فی صفۃ یوم القیامۃ، جلد 1، صفحہ 327 (364)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابوالشیخ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ کے واسطہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد آٹھ ہے۔ ان میں سے ایک کی آنکھ کے سرے سے دونوں آنکھوں کے دوسرے حصے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: حاملین عرش جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک فرشتے کے چار منہ اور چار پر ہیں۔ دو پر چہرے پر ہیں۔ وہ عرش کی طرف دیکھتا ہے تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور دو پروں کے ساتھ وہ اڑتا ہے۔ ان کے قدم زمین کی پست ترین جگہ میں ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک چہرہ بیل کا ہے، ایک چہرہ شیر کا، ایک چہرہ انسان کا اور ایک چہرہ گدھ کا ہے اس کے سوا کوئی گفتگو نہیں قُدُّوْسٌ اللّٰهُ الْقَوِيُّ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

امام ابوالشیخ نے حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کی تعداد چار ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو چار اور فرشتوں سے ان کی مدد کی جائے گی۔ ان میں سے ایک فرشتہ انسانی شکل کا ہے جو انسانوں کی ان کے رزق کے متعلق سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ گدھ کی شکل کا ہے جو پرندوں کے حق میں ان کے رزق کی سفارش کرتا ہے، ان میں سے ایک فرشتہ بیل کی شکل کا ہے جو چوپاؤں کے حق میں ان کے رزقوں کے بارے میں سفارش کرتا ہے، ایک فرشتہ شیر کی شکل کا ہے جو درندوں کے حق میں ان کے رزقوں کی سفارش کرتا ہے۔ جب وہ عرش کو اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے اپنے گھٹنے کے بل گر پڑتے ہیں تو انہیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی تلقین کی جاتی ہے، تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حاملین عرش آٹھ فرشتے ہیں۔ ایک فرشتہ صورتوں کے سردار کی صورت پر ہے۔ وہ ابن آدم ہے۔ ایک فرشتہ درندوں کے سردار کی شکل میں ہے جو شیر ہے۔ ایک فرشتہ چوپاؤں کی شکل پر ہے جو بیل ہے۔ وہ یوم عجل (دنیا کی تخلیق) سے اس گھڑی تک سخت غصے کی حالت میں ہے اور ایک فرشتہ پرندوں کے سردار کی صورت میں ہے جو گدھ ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام سعد رضی تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عرش ایک ایسے فرشتہ پر ہے جو موتی کا بنا ہوا ہے۔ اس کی شکل مرغ جیسی ہے۔ اس کے قدم زمین کی پست ترین جگہ پر ہیں۔ اس کے دونوں پر مشرق میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش سب کے سب مختلف صورتوں میں ہیں۔ عرض کی گئی اے عکرمہ! وہ صورتیں کیا ہیں؟ تو آپ نے اپنا رخسار تھوڑا سا جھکایا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اوپر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

marfat.com
Marfat.com

نقل کی ہے کہ حاملین عرش کے کندھوں سے لے کر اس کے قدموں کے نیچے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس فرشتے کا قدم مشرق سے لے کر مغرب تک ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش کے قدم پست زمین میں ہیں اور ان کے سر عرش سے نکلے ہوئے ہیں۔ وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔ اپنی نظر کو نہیں اٹھاتے۔ وہ ساتویں آسمان والوں سے بھی زیادہ خوف والے ہیں اور ساتویں آسمان والے ساتھ والے (چھٹے) آسمان والوں سے زیادہ خوف رکھتے ہیں اور ساتھ والے آسمان والے نیچے والے آسمان والوں سے زیادہ خوف رکھتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاملین عرش میں سے کچھ انسان کی صورت پر، کچھ گدھ کی صورت پر، کچھ بیل کی صورت پر اور کچھ شیر کی صورت پر ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھانے والے ہیں وہ فارسی زبان میں کلام کرتے ہیں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے، پوچھا تم کس لیے جمع ہوئے ہو؟ عرض کی ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی عظمت میں غور وفکر کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ فرمایا تم اس کی عظمت میں تفکر کو نہیں پا سکتے، کیا تمہیں اس کی عظمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا حاملین عرش میں سے ایک کا نام اسرافیل ہے، عرش کے کناروں میں سے ایک کنارہ اس کے کندھوں پر ہے، اس کے قدم ساتویں زمین میں گڑے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے تجاوز کر رہا ہے۔ اسی طرح تیرے رب کی مخلوق ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک قرأت میں یہ ہے اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ فَالَّذِیْنَ حَوْلَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے یہ کہا کہ ہم نے فرشتوں کو اللہ کے بندوں کا سب سے زیادہ مخلص پایا۔ اور ہم نے شیاطین کو اللہ کے بندوں پر سب سے زیادہ ظلم کرنے والا پایا۔(1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا یعنی شرک سے توبہ کی۔ سَبِیْلَكَ سے مراد تیری طاعت ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے کعب! عدن کیا ہے؟ فرمایا جنت میں سونے کے محل ہیں جن میں نبی، صدیق اور عادل امام رہیں گے۔ اور السَّیِّاٰتِ سے مراد عذاب ہے۔(2)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 140، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 139 (2654)

marfat.com
Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

"بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں ندا دی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کی (تم سے) بیزاری بہت زیادہ ہے، اس بیزاری سے جو تمہیں اپنے آپ سے ہے۔ یاد ہے جب تم بلائے جاتے ایمان کی طرف تو تم کفر کیا کرتے۔"

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو کافر اس چیز کو دیکھیں گے جس کی طرف وہ گئے تو اپنے آپ سے ناراض ہوں گے۔ انہیں کہا جائے گا کہ دنیا میں جب تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم کفر کرتے تھے۔ تو آج تم اپنے اوپر جتنا ناراض ہو رہے ہو دنیا میں اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ ناراض ہوتا تھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب مومن جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا تو وہ اپنے آپ پر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ اور غصے کی وجہ سے اپنے پورے کھائیں گے۔ جہنم میں انہیں ندا دی جائے گی۔ جب تمہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ تم پر زیادہ غضبناک ہوتا تھا بنسبت اس کے کہ جتنے تم جہنم میں اپنے آپ پر غضبناک ہوتے ہو۔

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گمراہوں پر جب دنیا میں ایمان پیش کیا جاتا اور وہ اسے قبول کرنے سے انکار کرتے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی زیادہ ہوتی بنسبت اسکے جب قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھیں گے تو اپنے اوپر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت زر ہمدانی رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب وہ اپنے اوپر ناراضگی کا اظہار کریں گے تو یہ بات انہیں کہی جائے گی اور انہیں کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تمہاری ناراضگی سے بڑھ کر ہے۔ جب وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھیں گے تو اپنے اوپر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ جب انہیں علم ہوگا کہ وہ جہنمی ہیں تو وہ اپنے اوپر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾

marfat.com
Marfat.com

"وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا، پس اب ہم اعتراف کرتے ہیں اپنے گناہوں کا۔ سو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی صورت ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب پکارا جاتا اللہ تعالیٰ کو اکیلا تو تم انکار کر دیتے اور اگر شریک بنایا جاتا کسی کو اس کا تو تم مان لیتے۔ پس حکم کا اختیار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو برتر اور بزرگ ہے، وہی ہے جو دکھاتا ہے تمہیں اپنی آیتیں اور نازل فرماتا ہے تمہارے لیے آسمان سے رزق۔ اور نہیں نصیحت قبول کرتا مگر وہ جو (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا ہے۔"

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے: اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ یہ آیت اسی آیت کی طرح ہے جو سورۂ بقرہ میں ہے كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ (البقرہ: 28) وہ اپنے آباء کی پشتوں میں مردہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں نکالا، انہیں زندہ کیا پھر انہیں موت عطا کی۔ پھر موت کے بعد انہیں زندہ کرے گا۔ (1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے: تمہیں تخلیق کرنے سے پہلے تم مردہ تھے تو یہ موت ہے۔ پھر تمہیں زندہ کیا تو یہ حیات ہے۔ پھر تمہیں موت عطا کرے گا تو تم قبروں میں لوٹا دیے جاؤ گے۔ تو یہ دوسری موت ہوگی۔ پھر قیامت کے روز تمہیں اٹھایا جائے گا تو یہ زندگی ہوگی۔ وہ دو موتیں اور دو زندگیاں ہیں۔ یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ کی اسی آیت کی طرح ہے كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ (البقرہ) (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وہ مردہ تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں موت عطا کی پھر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عطا کرے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں مردہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انہیں زندہ کیا پھر اللہ تعالیٰ انہیں وہ موت عطا کرے گا جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں پھر قیامت کے دن بعث کے لیے اللہ تعالیٰ انہیں زندہ کرے گا۔ وہ دو زندگیاں اور دو موتیں ہیں۔ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ کیا دنیا کی طرف دوبارہ جانے کی کوئی صورت ہے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

"تو عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو اگرچہ ناپسند کریں کفار۔"

امام مسلم، ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

1۔ مستدرک حاکم تفسیر سورۂ مومن، جلد 2، صفحہ 475 (3336)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، سورۂ بقرہ، جلد 1، صفحہ 214، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

قَدِیْرٌ- وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔(1)

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

”بلند درجات پر فائز کرنے والا عرش کا مالک۔ نازل فرماتا ہے وحی اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ تاکہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن سے۔ وہ دن جب وہ ظاہر ہوں گے پوشیدہ نہ ہوگی اللہ تعالیٰ پر ان کے حالات سے کوئی شے۔ کس کی بادشاہی ہے آج؟ (کسی کی نہیں) صرف اللہ کی جو واحد (اور) قہار ہے۔“

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الرُّوْحَ سے مراد وحی ہے اور رحمت ہے، یَوْمَ التَّلَاقِ جس روز آسمان والے اور زمین والے اور خالق و مخلوق آپس میں ملیں گے۔ تو اس روز انہیں نہ پہاڑ اور نہ کوئی اور چیز چھپائے گی۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یَوْمَ التَّلَاقِ، یوم الآزفة اور اس طرح کے نام قیامت کے نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کی عظمت بیان فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو ڈرایا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: آج بھی اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں لیکن وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے لیے یوں ظاہر ہوں گے کہ وہ کسی پہاڑ اور مٹی کے مکان کے پیچھے نہیں چھپ سکیں گے۔

امام عبد بن حمید نے زوائد زہد میں، ابن ابی حاتم، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے حلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: قیامت برپا ہونے سے پہلے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا: اے لوگو! قیامت آگئی ہے۔ تو اسے زندہ اور مردہ سب لوگ سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرمائے گا۔ وہ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔(3)

امام ابن ابی الدنیا البعث میں اور دیلمی رحمہما اللہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صیحہ سے پہلے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا: اے لوگو! قیامت آچکی ہے۔ اس کے ساتھ آواز بلند کرے گا جسے زندہ اور مردہ سب سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرمائے گا۔ پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا: آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ کے لیے جو واحد اور قہار ہے۔(4)

1۔ صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 218، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 142 (56-55-2654)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، تفسیر سورۂ مومن، جلد 2، صفحہ 475 (3637) 4۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 5، صفحہ 496 (8869)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

''آج بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو جو اس نے کمایا تھا۔ ذرا ظلم نہیں ہوگا آج۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت تیزی سے حساب لینے والا ہے۔''

امام حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہما اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے قصاص کے متعلق ایک حدیث مجھ تک پہنچی، میں اپنے اونٹ کے پاس آیا۔ اس پر کجاوہ کسا۔ پھر اس صحابی سے ملاقات کے لیے ایک ماہ تک سفر کرتا رہا یہاں تک کہ میں مصر پہنچا۔ پھر میں حضرت عبد اللہ بن انیس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا قصاص کے بارے میں ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھایا جائے گا۔ ہم نے کہا یہ دونوں کیا ہیں؟ فرمایا ان کے ساتھ کوئی چیز نہ ہوگی۔ پھر وہ لوگوں کو ایسی آواز سے ندا کرے گا جسے دور والا سنے گا جس طرح قریب والا سنے گا: اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ کسی جنتی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ جنت میں داخل ہو اور نہ ہی کسی جہنمی کے لیے اجازت ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جبکہ اس نے کوئی ظلم کیا ہو یہاں تک کہ میں اس سے قصاص لے لوں یہاں تک کہ میں طمانچے کا بدلہ لوں۔ ہم نے کہا یہ کیسی حالت ہوگی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غیر مختون آئیں گے؟ فرمایا تم نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ آؤ گے اور رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: گناہ تین قسم کے ہیں ایک ایسا گناہ ہے جسے بخشا جائے گا۔ ایک ایسا گناہ ہے جنہیں نہیں بخشا جائے گا اور تیسری قسم کا وہ ہے جس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جائے گی۔ وہ گناہ جسے بخش دیا جاتا ہے وہ وہ گناہ ہے جسے ایک بندہ کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ وہ گناہ جسے نہیں بخشا جاتا وہ شرک ہے۔ وہ گناہ جس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی۔ وہ ایک آدمی کا دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت کی۔ یہاں تک کہ وہ بکری جس کے سینگ نہیں تھے۔ اس کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کیونکہ سینگ والی بکری کو سینگ مارنے میں قوت حاصل تھی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سفید زمین میں ایک جگہ تمام مخلوق کو جمع کرے گا۔ گویا وہ سفید پگھلی ہوئی چاندی ہے جس پر کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی گئی اور نہ ہی اس پر غلط کام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے جو کلام کرے گا۔ وہ یہ ہوگی کہ ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔ آج بادشاہت کس کی ہے؟ اللہ کے لیے جو واحد وقہار ہے۔ سب سے پہلے جن جھگڑوں کا فیصلہ ہوگا وہ قتل ہوگا۔ قاتل اور مقتول کو

1۔ مستدرک حاکم، تفسیر سورۂ حم مومن، جلد 2، صفحہ 475 (3638)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

لایا جائے گا۔ مقتول عرض کرے گا: اپنے اس بندے سے پوچھ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ وہ فرمائے گا ہاں۔ اگر وہ کہے میں نے اسے قتل کیا تا کہ عزت اللہ کے لیے ہو تو عزت اللہ کے لیے، اگر وہ کہے میں نے اسے قتل کیا ہے تا کہ عزت فلاں کے لیے ہو تو عزت اس بندے کے لیے نہ ہو۔ وہ گناہ کا مستحق بن جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے گا۔ جس نے قتل کیا تو وہ اسی حد تک پہنچیں گے۔ دنیا میں جس حد تک وہ پہنچے تھے اور وہ موت کا ذائقہ اسی طرح چکھیں گے جیسے انہوں نے مقتول کو موت کا ذائقہ چکھایا تھا۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں کمزور سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو اسی طرح ننگے پاؤں، بے لباس اور غیر مختون اٹھایا جائے گا جیسے ان کی ماؤں نے انہیں جنا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی ہائے شرمگاہ ہم میں سے بعض بعض کو دیکھ رہے ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے کندھے پر ہاتھ مارا فرمایا اے بنت ابی قحافہ! لوگ اس دن یہ دیکھنے سے غافل ہوں گے۔ انہوں نے اپنی نظریں آسمان کی طرف لگا رکھی ہوں گی۔ وہ چالیس سال تک اسی طرح کھڑے رہیں گے۔ نہ کھائیں گے نہ پئیں گے اور نہ کلام کریں گے۔ اپنی نظریں آسمان کی طرف لگائے ہوں گے۔ انہیں پسینہ لگام دیے ہوگا۔ بعض کو پسینہ ان کے قدموں تک بعض کو پسینہ ان کی پنڈلیوں تک، بعض کو رانوں، بعض کو پیٹوں تک اور بعض کو ان کے منہ تک پہنچا ہوگا جو انہیں لگام دے رہا ہوگا۔

پھر بندوں پر رحم کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کو حکم دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائیں گے۔ یہاں تک کہ سفید زمین پر عرش کو رکھ دیا جائے گا، گویا وہ زمین چاندی ہے، اس میں حرام خون نہیں بہایا گیا اور اس میں کوئی غلطی نہیں کی گئی۔ یہ وہ پہلا دن ہوگا جس میں آنکھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گی۔ پھر فرشتے اٹھیں گے حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ (الزمر: 75)

پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔ وہ ایسی آواز سے ندا کرے گا جسے جن وانس سنیں گے لوگ اس آواز کو سنیں گے پھر ایک آدمی موقف سے نکلے گا۔ تمام لوگ پسینہ سے شرابور ہوں گے۔ پھر وہ اپنی نیکیاں پکڑنے سے پسینہ سے شرابور ہوگا۔ نیکیاں اسے اپنے ساتھ نکالیں گی۔ ایک ایسی چیز نکالی جائے گی جس کی کثرت سے لوگ پہلے واقف نہ ہوں گے۔ لوگ ان نیکیوں کو پہچان لیں گے تو وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کیا تو نے فلاں بن فلاں پر اس معاملہ میں ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں میرے رب۔ یہ وہ دن ہے يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (النور) جب وہ اس سے فارغ ہوگا۔ تو اس کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ یہ وہ دن ہے جس میں دینار و درہم نہیں ہوگا۔ مگر نیکیاں لی جائیں گی اور برائیوں کو چھوڑا جائے گا۔ جب کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی۔ جو باقی ہوگا وہ عرض کرے گا اے ہمارے رب! ہمارے علاوہ کو کیا فضیلت حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے حقوق پورے لے لیے اور ہم باقی رہ گئے۔ انہیں کہا جائے گا جلدی نہ کرو تو ان کی برائیاں لے کر ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔ جب کوئی مطالبہ کرنے والا نہیں رہے گا تو اسے کہا جائے گا اپنی پناہ گاہ ہاویہ کی طرف لوٹ جاؤ۔ کیونکہ آج

marfat.com
Marfat.com

لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ کوئی مقرب فرشتہ، کوئی نبی مرسل، کوئی صدیق اور کوئی شہید نہیں رہے گا جو یہ گمان نہ کرے کہ وہ نجات نہیں پائے گا جب وہ عذاب کی شدت کو دیکھے گا۔

وَ اَنۡذِرۡهُمۡ یَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَی الۡحَنَاجِرِ کٰظِمِیۡنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ حَمِیۡمٍ وَّ لَا شَفِیۡعٍ یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

"اور آپ ڈرایئے انہیں قریب آنے والے دن سے جب کہ دل گلے میں اٹک جائیں گے خوف و دہشت سے بھرے ہوئے۔ نہ ہوگا ظالموں کے لیے کوئی دوست اور نہ ایسا سفارشی جس کی سفارش مانی جائے۔"

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الۡاٰزِفَةِ سے مراد قیامت ہے۔ ان کے دل خوف کی وجہ سے گلے میں اٹک جائیں گے۔ نہ وہ باہر نکلیں گے اور نہ ہی اپنی جگہ واپس جائیں گے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب جہنمی آگ کو دیکھیں گے کہ وہ ان کے حلق تک پہنچی ہوئی ہے تو نہ دل باہر آئیں گے کہ انہیں موت آئے اور نہ ہی ان کے پیٹوں میں اپنی جگہ واپس آئیں گے۔

یَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡیُنِ وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾ وَ اللّٰهُ یَقۡضِیۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا یَقۡضُوۡنَ بِشَیۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۲۰﴾

"وہ جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھوں کو اور ان باتوں کو جنہیں سینے چھپائے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا حق کے ساتھ اور جنہیں وہ اللہ کے بغیر پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے والا (اور) سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی لوگوں میں موجود ہوتا ہے تو ایک عورت ان کے پاس سے گزرتی ہے۔ وہ آدمی دوسرے لوگوں کو یہ دکھاتا ہے کہ وہ اپنی نظر اس عورت سے بند کر رہا ہے۔ جب وہ لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں تو وہ اسے دیکھ لیتا ہے۔ جب وہ اسے دیکھتے ہیں تو اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مطلع ہے کہ وہ اس عورت کو دیکھے۔

امام ابو نعیم نے حلیہ میں، ابن ابی حاتم، طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے: آنکھ نے اس عورت کو دیکھا تاکہ خیانت کرے یا نہ کرے۔ وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ جب تو اس پر قادر ہو تو کیا تو اسکے ساتھ بدکاری کرے گا یا نہیں کرے گا؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وَ اللّٰهُ یَقۡضِیۡ بِالۡحَقِّ اللہ تعالیٰ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 143 (68-2667)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اس پر قادر ہے کہ نیکی کا بدلہ نیکی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے العظمۃ میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ کا یہ معنی نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ انکی آنکھ کے اشارہ اور ان کی آنکھوں کے بند کرنے کو جانتا ہے جب وہ ایسے معاملہ میں یہ کرے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے: آنکھ کا اس چیز کو دیکھنا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوجوزاء رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: ایک آدمی کسی گھر میں داخل ہوتا جبکہ گھر میں عورت ہوتی، وہ اپنا سر اٹھاتا، وہ اس عورت کو دیکھتا اور پھر سر نیچے کر لیتا۔

امام ابوداؤد، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کی ہے: جب فتح مکہ کا موقع تھا تو رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا مگر چار مردوں اور دو عورتوں کو۔ فرمایا اگر تم ان کو کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا پاؤ تب بھی انہیں قتل کر دو۔ ان میں ایک عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بھی تھا۔ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس چھپ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی تو حضرت عثمان اسے لائے، عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ عبد اللہ کی بیعت لیں حضور ﷺ نے سر اٹھایا، تین دفعہ اسے دیکھا، ہر دفعہ بیعت لینے سے آپ انکار کر رہے تھے۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا تم میں کوئی بھی ہدایت یافتہ نہیں تھا۔ جب وہ مجھے یہ دیکھتا کہ میں نے اس کی بیعت لینے سے انکار کر دیا ہے تو وہ اٹھتا اور اسے قتل کر دیتا؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے ہمیں آنکھ سے اشارہ کیوں نہیں کیا؟ فرمایا کسی نبی کو زیبا نہیں کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے والی ہو۔

امام خطیب نے تاریخ میں اور حکیم ترمذی نے حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک فرما، میرے عمل کو ریاء سے پاک فرما، میری زبان کو جھوٹ سے پاک فرما اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما کیونکہ تو آنکھ کی خیانت اور دلوں کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے۔(2)

امام ابن منذر نے ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَقِّ کا معنی ہے وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی وہ عبادت کرتے ہیں وہ حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَانُوۡا هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ۝٢١ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ‌ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝٢٢

1۔ شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، جلد 4، صفحہ 370 (5443)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ نوادر الاصول، صفحہ 202، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

''کیا انہوں نے سیر و سیاحت نہیں کی زمین میں تاکہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ قوت کے لحاظ سے بھی ان سے طاقتور تھے اور زمین میں (چھوڑے ہوئے) آثار کے لحاظ سے بھی۔ تو پکڑ لیا انہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے باعث اور نہیں تھا ان کے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا۔ یہ اس لیے کہ لے کر آتے رہے ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں تو انہوں نے (ہر بار) ماننے سے انکار کر دیا۔ پس پکڑ لیا انہیں اللہ نے بیشک وہ بڑا طاقتور، سخت سزا دینے والا ہے۔''

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کوئی بچانے والا نہیں جو انہیں بچائے اور انہیں نفع دے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ
وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَ لْيَدْعُ
رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا
يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

''اور بیشک ہم نے بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ۔ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف۔ تو انہوں نے کہا (یہ) جادوگر ہے بڑا جھوٹا ہے۔ پھر جب موسیٰ لے کر آئے ان لوگوں کے پاس حق ہمارے ہاں سے تو انہوں نے کہا کہ قتل کر ڈالو ان لوگوں کے بچوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اور زندہ چھوڑ دو ان کی لڑکیوں کو اور نہیں ہے کافروں کا ہر مکر مگر رائیگاں۔ اور فرعون نے (جھنجلا کر) کہا مجھے چھوڑ دو، میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ بلائے اپنے رب کو (اپنی مدد کے لئے) مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارا دین بدل نہ دے یا فساد نہ پھیلا دے ملک میں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب کی اور تمہارے پروردگار کی ہر اس متکبر (کے شر) سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔''

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ پہلے قتل کے بعد بات ہے۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں کہ یہ قتل پہلے قتل کے علاوہ ہے۔ (1)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 143 (2670)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ کون اسے مجھ سے بچاتا ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کریں اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھیں جب وہ تم پر غالب آئیں جیسا تم ان کے ساتھ کرتے تھے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے قتادہ سے دِيْنَكُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ جس امر پر تم ہو اس کو وہ بدل دے اور فساد سے اس کے نزدیک مراد اللہ تعالیٰ کی طاعت تھی اور مسرف کذاب سے مراد مشرک ہے جس نے شرک کرتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کی۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾

"اور کہنے لگا ایک مرد مومن جو فرعون کے خاندان سے تھا اور چھپائے ہوئے تھا اپنے ایمان کو کیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایک شخص کو اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ لے کر آیا ہے تمہارے پاس دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے (اسے اپنے حال پر رہنے دو) اگر وہ حقیقتاً جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی شامت اس پر ہوگی اور اگر وہ سچا ہوا (اور تم نے اس کو گزند پہنچائی) تو ضرور پہنچے گا تمہیں عذاب جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا، بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔"

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: فرعون کی قوم میں اس کے اور فرعون کی بیوی کے اور اس مومن کے علاوہ کوئی مومن نہیں تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈرایا، جس نے کہا تھا سردار آپ کو قتل کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ ابن منذر نے کہا مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اس آدمی کا نام حزقیل تھا۔

عبد بن حمید نے حضرت ابو اسحاق سے روایت نقل کی ہے کہ فرعون کی قوم سے جو آدمی ایمان لایا تھا اس کا نام حبیب تھا۔

امام بخاری، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عروہ رحمۃ اللہ کی سند سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: مجھے اس سب سے تکلیف دہ عمل کے بارے میں بتایئے جو مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روا رکھا؟ حضرت عمرو بن عاص نے کہا اسی اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ مکرمہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا کندھا پکڑا۔ آپ کے گلے میں کپڑے کو لپیٹا اور سخت گلا دبایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ عقبہ کے دونوں کندھوں کو پکڑا اور نبی کریم ﷺ سے دور کیا۔ پھر

marfat.com
Marfat.com

فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، حکیم ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے سخت رویہ نہیں دیکھا ہوگا کہ آپ نے چاشت کے وقت بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو کفار آپ کے سامنے آگئے اور آپ کی چادر کو ہر طرف سے پکڑ لیا اور کہا کیا تو ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتا ہے جن کی ہمارے آباء واجداد عبادت کرتے تھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں وہی ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور پیچھے سے آپ کو چمٹ گئے اور کہا: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ حضرت ابوبکر صدیق اپنی آواز کو بلند کیے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مارا یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور بلند آواز سے یہ کہنے لگے تم پر افسوس! اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ۔ مشرکوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ ابن ابی قحافہ ہے۔

امام حکیم ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام بزار اور ابونعیم رحمہما اللہ نے فضائل الصحابہ میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: حضرت نے فرمایا اے لوگو! مجھے لوگوں میں سے سب سے بہادر کے بارے میں بتاؤ؟ لوگوں نے عرض کی آپ۔ فرمایا نہیں۔ لوگوں نے پوچھا پھر وہ کون ہے؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش نے پکڑ رکھا ہے۔ ایک دوسرے کو برانگیختہ کررہا ہے اور یہ دوسرے کو بھڑکا رہا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں وہی ہے جس نے تمام معبودوں کو ایک بنا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آپ کے قریب نہ ہوا مگر حضرت ابوبکر صدیق قریب ہوئے۔ وہ ایک کو مارتے، دوسرے سے مقابلہ کرتے اور کہتے وَیْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چادر اٹھائی جو آپ نے زیب تن کر رکھی تھی۔ آپ روئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی تر ہوگئی۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کیا آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا حضرت ابوبکر صدیق قوم فرعون کے مومن سے بہتر ہیں؟ آل فرعون کا مومن اپنے ایمان کو چھپاتا تھا۔ یہ آدمی اپنے ایمان کا اعلان کرتا تھا۔

یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ

1۔ صحیح بخاری، باب لو کنت متخذ اخلیلا، جلد 1 صفحہ 20-519، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب مالقی رسول اللہ واصحابہ من اذی المشرکین، جلد 2 صفحہ 277، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

بَأْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَ مَاۤ
اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ
عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿ۙ۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ
الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

''اے میری قوم! مانا آج حکومت تمہاری ہے۔ نیز تمہیں غلبہ حاصل ہے اس ملک میں (لیکن مجھے یہ تو بتاؤ) کون بچائے گا ہمیں خدا کے عذاب سے اگر وہ ہم پر آجائے۔ یہ سن کر فرعون کہنے لگا میں تو تمہیں وہی مشورہ دیتا ہوں جس کو میں درست سمجھتا ہوں اور نہیں رہنمائی کرتا میں تمہاری مگر سیدھے راستہ کی طرف اور کہنے لگا وہی ایمان والا اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر (بھی کہیں) پہلی قوموں کی تباہی کے دن جیسا دن نہ آجائے۔ جیسا حال ہوا تھا قوم نوح، عاد اور ثمود کا اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے اور اللہ نہیں چاہتا کہ بندوں پر ظلم کرے۔''

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دَاْبِ کا معنی حال نقل کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ کی یہ مراد نقل کی ہے: وہ جماعتیں ہیں۔(1)

وَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿ۙ۳۲﴾ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا
لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

''اور اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں پکار کے دن سے۔ جس روز تم بھاگو گے پیٹھ پھیرتے ہوئے۔ نہیں ہوگا تمہارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور جسے گمراہ کردے اللہ تعالیٰ اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

امام ابن مبارک، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کو حکم دے گا تو وہ اپنے مکینوں کے ساتھ پھٹ جائے گا۔ فرشتے اس کے اطراف میں چلے جائیں گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا۔ وہ اتریں گے۔ وہ زمین اور اس کے مکینوں کو گھیر لیں گے۔ پھر دوسرے آسمان، پھر تیسرے، پھر چوتھے، پھر پانچویں، پھر چھٹے، پھر ساتویں کو حکم دے گا۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے صفیں بنالیں گے۔ پھر بڑا فرشتہ اترے گا تاکہ جہنم کو چلا کر لائے۔ جب اہل زمین اسے دیکھیں گے تو وہ بھاگ جائیں گے۔ وہ زمین کے جس کونے میں جائیں گے تو فرشتوں کی سات صفیں پائیں گے۔ تو پھر واپس اسی جگہ آجائیں گے جہاں وہ پہلے تھے۔ اسی سے مراد یَوْمَ التَّنَادِ ہے یہ لفظ دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ یہ ارشاد اس

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 144 (2673)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

ارشاد کی طرح ہے وَّجَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ (الفجر: 22,23) اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ (الرحمٰن) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌ ﴿١٦﴾ وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا (الحاقہ: 17) یعنی آسمان پھٹ جائے گا۔ اسی اثناء میں کہ وہ لوگ اس طرح تھے کہ وہ آواز سنیں گے تو حساب کی طرف متوجہ ہوں گے۔(1)

ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے یَوْمَ التَّنَادِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہر قوم کو ان کے اعمال کے ساتھ بلایا جائے گا۔ جہنمی جنتیوں کو پکاریں گے اور جنتی جہنمیوں کو پکاریں گے۔ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ یعنی جہنم کی طرف اور عاصم سے مراد مددگار ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جنتی جہنمیوں کو بلائیں گے۔ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (الاعراف: 44) فرمایا: اور جہنمی جنتیوں کو بلائیں گے: اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ (الاعراف: 50)

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ کا معنی کیا ہے وہ قادر ہوں گے عاجز نہیں ہوں گے۔

وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿٣٤﴾ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا كَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَ قَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾

"(اے میری قوم!) بے شک آئے تمہارے پاس یوسف (موسیٰ علیہما السلام) سے پہلے روشن دلائل لے کر پس تم شک میں گرفتار رہے اس میں جو وہ لے کر آئے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ نہیں بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول۔ یونہی گمراہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جو حد سے بڑھنے والا،

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 72، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

شک کرنے والا ہوتا ہے۔(یونہی گمراہ کرتا ہے)انہیں جو جھگڑتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی معقول دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو۔(یہ طریقہ)بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک۔اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مغرور(اور)سرکش کے دل پر۔اور فرعون نے کہا اے ہامان!بنا میرے لیے ایک اونچا محل(اس پر چڑھ کر)میں ان راہوں تک پہنچ جاؤں یعنی آسمانوں کی راہوں تک پھر میں جھانک کر دیکھوں موسیٰ کے خدا کو اور میں تو یقین کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔اور یوں آراستہ کر دیا گیا فرعون کے لیے اس کا برا عمل اور روک دیا گیا اسے راہِ(راست)سے اور نہیں تھا فرعون کا سارا فریب مگر اس کی اپنی تباہی کے لئے اور کہنے لگا وہ جو ایمان لایا تھا اے میری قوم!میرے پیچھے چلو،میں دکھاؤں گا تمہیں ہدایت کی راہ۔''

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بینات سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے سُلْطٰن کا معنی دلیل نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کیا ہے کہ مومن جسے حسن خیال کریں وہ اللہ کے نزدیک حسن ہے،جسے مومن برا خیال کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے۔حضرت اعمش اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے تھے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قَلْبِ مضاف ہے اس پر تنوین نہیں ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہامان پہلا وہ شخص ہے جس نے اینٹیں بنوائیں اور پکی اینٹوں سے عمارت بنائی۔الْاَسْبَابَ سے مراد دروازے ہیں۔تَبَابٍ سے مراد گمراہی اور خسارہ ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ کچی اینٹوں پر آگ جلاؤ تا کہ پکی اینٹیں بن جائیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے الْاَسْبَابَ کا معنی راستے نقل کیا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تَبَابٍ کا معنی گھاٹا نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے تَبَابٍ کا معنی خسارہ نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے وصد واکو صاد کے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ

marfat.com
Marfat.com

فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾

''اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی تو (چندروزہ) لطف اندوزی ہے اور آخرت ہی ہمیشہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ جو برا کام کرتا ہے اسے سزا دی جائے گی اسی قدر اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان دار ہو تو وہ داخل ہوں گے جنت میں، رزق دیا جائے گا انہیں وہاں بے حساب۔''

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ سات ہزار سال۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کی زندگی سامان زیست ہے۔ اس کے سامان میں سے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ جب تو اسے دیکھے تو وہ تجھے خوش کرے۔ جب تو اس سے غائب ہو تو اپنی ذات اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کا معنی ہے جنت اپنے مکینوں کے ساتھ قرار حاصل کرتی ہے اور جہنم اپنے مکینوں کے ساتھ قرار حاصل کرتی ہے۔ سَيِّئَةً سے مراد شرک اور صَالِحًا سے مراد خیر ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی وہاں نہ کوئی کیل ہوگا اور نہ ترازو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے يَدْخُلُوْنَ کو یاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾

''اور اے میری قوم! میرا بھی عجیب حال ہے کہ میں تو تمہیں دعوت دیتا ہوں نجات کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھے آگ کی طرف۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور میں شریک ٹھہراؤں اس کے ساتھ اس کو جس

marfat.com
Marfat.com

کا مجھے علم تک نہیں اور میرا حال یہ ہے کہ میں پھر بھی تمہیں اس خدا کی طرف بلاتا ہوں جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جس کی (بندگی) کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اسے پکارا جائے اس دنیا میں اور نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو لوٹنا ہے اللہ کی طرف اور یقیناً حد سے گزرنے والے ہی جہنمی ہیں۔ پس (اے میرے ہم وطنو!) عنقریب تم یاد کرو گے جو میں (آج) تمہیں کہہ رہا ہوں۔ اور میں اپنا سارا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو۔ پس بچا لیا اسے اللہ تعالیٰ نے ان اذیتوں سے جن کے پہنچانے کا انہوں نے حیلہ کیا اور ہر طرف سے گھیر لیا فرعونیوں کو سخت عذاب نے۔"

امام فریابی، سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے النَّجٰوۃ کا معنی ایمان نقل کیا ہے۔ لَیْسَ لَہٗ دَعْوَۃٌ۔ لَہٗ میں ہ ضمیر سے مراد بت ہے۔ جو کچھ بھی نہیں الْمُسْرِفِیْنَ سے مراد ناحق خون بہانے والے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے لَیْسَ لَہٗ دَعْوَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَۃِ یہ مراد نقل کی ہے کہ بت نہ نقصان دیتا ہے اور نہ نفع دیتا ہے۔

امام عبد بن حمید، عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے: فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا کہ قوم فرعون کا ایک قبطی تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ساتھ نجات پائی جب انہوں نے نجات پائی تھی۔ (1)

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

"دوزخ کی آگ ہے پیش کیا جاتا ہے انہیں اس پر صبح و شام اور جس روز قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) داخل کر دو فرعونیوں کو سخت تر عذاب میں اور (کتنا ہوشربا سماں ہوگا) جب باہم جھگڑیں گے دوزخ میں۔ پس کہیں گے کمزور لوگ انہیں جو تکبر کیا کرتے تھے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے پس کیا تم دور کر سکتے ہو ہم سے کچھ حصہ آگ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 145 (2679)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

(کے عذاب) کا۔ جواب دیں گے متکبر ہم سب آگ میں (بھُن رہے) ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے بندوں کے متعلق (اب اس میں ردو بدل نہیں ہوسکتا) اور کہیں گے سارے دوزخی جہنم کے داروغوں کو دعا کرو اپنے رب سے کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں کچھ تخفیف فرمادے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا نہیں آیا کرتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ۔ وہ کہیں گے بے شک! داروغے کہیں گے تم خود ہی دعا مانگو اور حقیقت یہ ہے کہ نہیں ہے کافروں کی دعا مگر محض بے سود۔"

امام ابن ابی شیبہ، ہناد اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت ہذیل بن شرحبیل رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہوں گی جنہیں صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہی ان کا عرض ہے اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوں گی اور مسلمانوں کے وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ ان کی روحیں جنت کی چڑیوں کے پیٹوں میں ہوں گی جو چرتی گھومتی پھرتی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے شہداء کی ارواح کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھا جائے گا جو جنت میں کھاتے پھرتے ہوں گے۔ رات کو وہ پرندے سونے کی قندیلوں میں رہتے ہیں جو عرش کے ساتھ لٹک رہی ہوتی ہیں۔ پوچھا گیا کفار کی روحیں؟ فرمایا ان کی روحوں کو پکڑا جائے گا اور سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں رکھا جائے گا۔ انہیں صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پھر اس آیت کو پڑھا۔

امام عبدالرزاق اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنتیوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوں گی۔ وہ جنت میں جہاں چاہیں گے پرندے انہیں لے کر پھرتے ہوں گے۔ مومنین کے بچوں کی روحیں چڑیوں کے پیٹوں میں ہوں گی۔ جہاں وہ جائیں گے چلتے پھرتے ہوں گے۔ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہوں گی جنہیں صبح وشام جہنم پر پیش کیا جائے گا۔ یہی ان کا جہنم پر پیش کرنا ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا کا معنی صبح وشام نقل کیا ہے: انہیں کہا جاتا ہے یہ تمہارے گھر ہیں، انہیں دیکھو مقصود انہیں شرمندہ کرنا، ناراضگی کا اظہار کرنا اور ان کی حقارت بیان کرنا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کی روحیں دنیا پر پیش نہیں کی جاتیں۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہر دن میں صبح وشام اس کی دو چیخیں ہوں گی۔ وہ دن کے پہلے حصے میں کہتا تھا۔ رات چلی گئی اور دن آگیا۔ قوم فرعون کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے تو جو بھی اس کی آواز سنتا ہے تو وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے۔ (2)

امام ابن ابی الدنیا نے کتاب مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ میں اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب اجر الشہادۃ، جلد 5، صفحہ 177 (9617)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، باب فی عذاب القبر، جلد 1، صفحہ 360 (400)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

نقل کی ہے کہ آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا۔ عرض کی اے ابوعمرو! ہم ایک سیاہ پرندہ دیکھتے ہیں جو سمندر سے جماعت در جماعت نکلتا ہے جس کی تعداد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جب عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اتنے ہی سفید لوٹتے ہیں؟ فرمایا تم نے اسے خوب پرکھ لیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا ان کے پیٹوں میں آل فرعون کی روحیں ہیں یُعْرَضُوْنَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وہ اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹتے ہیں، ان کے پر جل چکے ہوتے ہیں تو وہ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے سفید پر اگتے ہیں اور سیاہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹتے ہیں۔ یہی دنیا میں ان کا طریقہ ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری، امام مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہوگا تو جنتیوں کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جہنمی ہوگا تو جہنمیوں کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ ہے تیرا ٹھکانہ یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔ ابن مردویہ نے یہ اضافہ کیا ہے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا۔(2)

امام بزار، ابن ابی حاتم، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو بھی محسن احسان کرے خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان اللہ تعالیٰ اسے بدلہ دیتا ہے۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کافر کے ثواب سے کیا مراد ہے؟ فرمایا مال، اولاد، صحت اور اسی قسم کی چیزیں۔ ہم نے عرض کی آخرت میں اس کے ثواب کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا عذاب مگر دوسرے کے عذاب سے کم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ۔ اَدْخِلُوْۤا میں ہمزہ قطعی ہے۔(3)

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 83، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ صحیح بخاری، باب صفۃ الجنۃ، جلد 1، صفحہ 60-459، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ شعب الایمان، باب فی الحشر بعد ما یبعثون فی قبورھم، جلد 1، صفحہ 261 (271)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

"بیشک ہم (اب بھی) مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور مومنین کی اس دنیوی زندگی میں اور اس دن میں بھی (مدد کریں گے) جس دن گواہ (گواہی دینے کے لئے) کھڑے ہوں گے۔ اس روز نفع نہ دے گی ظالموں کو ان کی عذر خواہی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے لئے (دوزخ کا) بدترین گھر ہوگا اور ہم نے عطا فرمایا موسیٰ کو (نور) ہدایت اور وارث بنایا بنی اسرائیل کو کتاب کا۔ جو سراپا ہدایت اور نصیحت تھی عقل مندوں کے لئے پس (اے محبوب!) آپ صبر فرمایئے (کفار کی اذیتوں پر) بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر اور پاکی بیان کیجئے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔"

امام احمد، امام ترمذی، جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ میں، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور کر دے گا۔ پھر اس آیت کریمہ اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا کی تلاوت کی۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس نصرت سے مراد دلیل میں مدد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دلیل کو دنیا میں غلبہ عطا فرماتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے سدی سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایسے افراد نہیں بھیجے جو ان کی مدد کریں اور دنیا میں ان کے ساتھ جو غلط رویہ اپنائے ان سے یہ لوگ خون بہا کا مطالبہ کریں اور دنیا میں ان کی مدد نہ کی جائے۔

امام ابو الشیخ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ کے بارے میں یہ کہا کہ اس سے مراد فرشتے ہیں۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اعمش سے وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد فرشتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے الۡاَشۡهَادُ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اللہ کے فرشتے، اس کے انبیاء اور مومن ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اشھاد چار ہیں۔ فرشتے جو ہمارے اعمال کا شمار کرتے ہیں اور یہ آیت پڑھی وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ۞ (ق) انبیاء اپنی امتوں پر گواہ ہوں گے اور یہ آیت پڑھی فَكَيۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيۡدٍ (النساء: 41) اور حضور ﷺ کی امت

1۔ سنن ترمذی، باب ما جاء فی الذب عن المسلم، جلد 2، صفحہ 15، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 146 (2686)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

دوسری امتوں پر گواہ ہوگی۔ اور یہ آیت پڑھی وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج:78) جسم اور جلد۔ اور یہ آیت پڑھی وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ (فصلت:21)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اپنے رب کی نماز پڑھو۔ فرمایا: بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ فجر اور عصر کی نماز۔ (1)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

”بے شک جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو، نہیں ہے ان کے سینوں میں بجز بڑائی کی ایک ہوس کے جس کو وہ پا نہیں سکیں گے۔ تو آپ اللہ کی پناہ طلب کیجیے۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے۔ بے شک پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا بہت بڑا کام ہے لوگوں کے پیدا کرنے سے لیکن بہت سے لوگ (اس کھلی حقیقت کو) نہیں جانتے۔ اور یکساں نہیں اندھا اور بینا اور (اسی طرح) مومن نیکوکار اور بدکار یکساں نہیں۔ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ یقیناً قیامت آکر رہے گی، ذرا شک نہیں ہے اس میں لیکن بہت سے لوگ (قیامت پر) ایمان نہیں لاتے۔“

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوالعالیہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی کہ دجال آخر زمانہ میں ہم سے ہوگا۔ اس کے معاملات سے یہ چیزیں ہوں گی اور اس کے معاملہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور کہا وہ یہ کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو پیش کیا اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ جو وہ کہتا ہے اس تک نہیں پہنچے گا۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ وہ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہے۔ فرمایا آسمان و زمین کی تخلیق انسان کی تخلیق (دجال) سے بڑا کام ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ سے مراد

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 146 (2683)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

یہودی ہیں جن کے بارے میں اور دجال کے بارے میں وہ جس چیز کا انتظار کر رہے تھے اس بارے میں آیت نازل ہوئی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے یہ گمان کیا کہ آخر زمانہ میں ہم میں سے ایک بادشاہ ہوگا۔ سمندر اس کے گھٹنوں تک اور بادل اس کے سر کے نیچے ہوگا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان پرندے کو پکڑ لے گا۔ اس کے ساتھ پہاڑ، روٹی اور نہر ہوگی۔ تو یہ آیت لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے کبر کا معنی بڑائی لیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان کے دلوں میں جو کجی تھی اس نے انہیں جھٹلانے پر برانگیختہ کیا تھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْاَعْمٰى سے مراد کافر اور الْبَصِیْرُ سے مراد مومن ہے۔ وہ اپنی سرکشی میں بہت دور نکل گئے تھے۔

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فتنہ پہلے ہوا یا قیامت تک ہوگا دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوگا۔ ہر نبی نے اپنی امت کو اس فتنہ سے خبردار کیا ہے۔ میں تمہارے سامنے اسی سے کچھ چیزیں ذکر کرتا ہوں جو مجھ سے قبل انبیاء نے ذکر کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا پھر فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ (1)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے خبردار کیا ہے۔ وہ کانا ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان ابھار ہے جس پر کافر لکھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ دو وادیاں ہیں، ایک جنت ہے اور دوسری جہنم ہے۔ اس کی جہنم جنت ہے اور اس کی جنت جہنم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور امام احمد داؤد بن عامر بن سعد رحمہم اللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی بھی گزرا اس نے اپنی امت کے سامنے دجال کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ میں اس کی ایک صفت بیان کروں گا جس کو مجھ سے قبل کسی نے بیان نہیں کیا۔ وہ کانا ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال سے خبردار کیا ہے۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ فرمایا ممکن ہے اسے وہ شخص پائے جس نے مجھے دیکھا ہے اور میری گفتگو سنی ہے۔ عرض کی اس دن ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا اسی کی مثل جو آج ہیں یا اس سے بہتر۔ (3)

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 76 (64)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 488 (37457)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ سنن ترمذی، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال، جلد 4، صفحہ 440 (2234)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور حاکم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہزار یا اس سے زائد نبیوں کا خاتم ہوں۔ جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی امت کو خبردار کیا۔ میرے سامنے اس کی ایسی چیزیں ظاہر ہوئیں جو کسی اور کیلئے واضح نہ تھیں۔ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دائیں آنکھ ابھری ہوئی ہوگی، گویا وہ آنکھ چونا لگائی گئی دیوار پر لگادی گئی ہے جبکہ اس کی بائیں آنکھ چمکتا ستارہ ہے۔ وہ ہر کسی کی زبان بول سکتا ہے۔ اس کے ساتھ سرسبز جنت کی صورت ہوگی جس میں پانی چل رہا ہوگا۔ اس کے ساتھ سیاہ جہنم کی صورت ہوگی جس سے دھواں نکل رہا ہوگا۔ ہر قوم سے لوگ اس کی پیروی کریں گے جن کو وہ ان کی زبان سے بلائے گا۔(1)

امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے اور کذاب سے خبردار کیا۔ خبردار! وہ دجال کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔(2)

امام یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے خبردار کیا۔ میں بھی تمہیں اس کے معاملہ سے خبردار کرتا ہوں۔ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جسے کاتب اور غیر کاتب سب پڑھیں گے۔ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہے۔ اس کی دوزخ جنت اور جنت دوزخ ہوگی۔

امام ابن ابی شیبہ، بزار اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہزار نبی یا اس سے زیادہ کے آخر میں ہوں۔ ان میں سے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ میرے اوپر ایسے حقائق واضح ہوئے جو کسی اور کے لیے واضح نہیں ہوئے۔ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں۔(3)

ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثناء بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا۔ فرمایا میں تمہیں اس سے خبردار کرتا ہوں۔ کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی قوم کو خبردار کیا۔ حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن اس کے بارے میں تمہارے سامنے ایسی بات کروں گا جو بات کسی نبی نے بھی اپنی قوم سے نہیں کی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔(4)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کرتے تھے اور ہمارا یہ خیال نہیں تھا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ سے وداع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسیح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس کا طویل ذکر

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 489 (37465)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ صحیح بخاری، باب فی ذکر الدجال، جلد 2، صفحہ 1056، وزارت تعلیم اسلام آباد
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 488 (37455)
4۔ صحیح بخاری، باب فی ذکر الدجال، جلد 2، صفحہ 1055، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو ڈرایا۔ بعد والے انبیاء بھی ڈراتے رہے مگر اس کے بارے میں تم سے جو چیز مخفی رہی وہ تم سے مخفی نہ رہے۔ تمہارا رب کانا نہیں۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ دہرائی۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کانا ہوگا، آنکھ کی جگہ پر ایک ابھار ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کانا ہے، گھنگھریالے بالوں والا، ٹیڑھے قد والا اور سرخ رنگ والا ہے۔ اس کا سر درخت کی ٹہنی ہے، وہ لوگوں میں عبدالعزیٰ سے مشابہ ہے۔ خبردار! ہلاک ہونے والے ہلاک ہوگئے۔ وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے ساتھ جو کچھ ہے میں اسے خوب جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہیں جو چل رہی ہیں۔ ان میں سے ایک ظاہر میں آگ ہے جو بھڑک رہی ہے۔ جو آدمی اسے پائے تو اس نہر پر آئے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرلے پھر اپنا سر جھکائے۔ اسے پیئے کیونکہ وہ ٹھنڈی ہے۔ دجال کی ایک آنکھ بند ہے۔ اس پر بھاری ابھار ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جسے ہر مومن لکھنے والا اور جو لکھنا نہیں جانتا پڑھ لے گا۔(4)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے بھی نہیں کی۔ وہ کانا ہے۔ وہ اپنے ساتھ جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں اس سے اسی طرح خبردار کرتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبردار کیا۔(5)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو دجال کے نکلنے کے بارے میں سنے تو جتنی طاقت رکھے اتنا ہی اس سے دور ہو۔ ایک آدمی اس کے پاس آئے گا۔ وہ گمان کرے گا کہ مومن ہے۔ دجال اس کے ساتھ لگا تار لگا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دجال کی شبہات کے معاملات میں پیروی کرنے لگے گا۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے زیادہ دجال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مجھ سے اس کے بارے میں کیا پوچھتا ہے؟ میں نے عرض کی لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا اور مشروب ہوگا۔ فرمایا وہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہلکا ہے۔(7)

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 135، دار صادر بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 489 (37469)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 490 (37470) 4۔ ایضاً (37472) 5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 492 (37482)

6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 488 (37459) 7۔ ایضاً، (37460)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کلمہ شہادت پڑھے تو وہ مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی تین چیزوں سے نجات پا گیا تو وہ نجات پا گیا۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ دہرائی۔ صحابہ نے عرض کی وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا بیماری، دجال اور ایسے خلیفہ کا قتل جو اس حق پر صبر کرے گا جو اسے عطا کیا گیا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ لوگ دجال کے بعد چالیس سال تک رہیں گے۔ وہ کھجور لگائے گا تو تنے کھڑے ہو جائیں گے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو العلاء بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور بعد والے انبیاء دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دجال نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمانوں کے لیے پیاس کی حالت میں پانی پینے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو گا۔ ایک آدمی نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا مصائب اور برائیوں کی شدت کی وجہ سے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہا یہاں تک کہ کوئی غائب کسی مومن کے لیے دجال کے نکلنے سے زیادہ محبوب نہ ہو گا۔ اور دجال کسی مومن کے لیے اس سنگریزہ سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہو گا جسے وہ زمین سے اٹھاتا ہے۔ قریبی اور دور رہنے والے کا علم برابر ہو گا۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دجال کے اکثر اتباع کرنے والے یہودی اور لونڈیوں کی اولادیں ہوں گی۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: کانے دجال کے مقدمہ میں ساٹھ افراد ایسے ہوں گے جو تاج پہنیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام مسلم رحمہم اللہ نے حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت برپا ہونے تک دجال سے بڑھ کر کوئی واقعہ نہیں۔(7)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 489 (37462)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 493 (37467)
3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 498 (37524)
4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 497 (37519)
5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 495 (37507)
6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 499 (37527)
7۔ صحیح مسلم، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، جلد 2، صفحہ 405، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام ترمذی، امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان کیا کہ دجال مشرق کے علاقہ سے نکلے گا جسے خراسان کہتے ہیں اس کی اتباع ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے موٹی ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دجال کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا اس کی آنکھ گویا سبز شیشہ ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک مسیح الضلالۃ (دجال) کا تعلق ہے تو وہ روشن پیشانی والا، بائیں آنکھ بند اور چوڑے سینے والا ہوگا، وہ بدشکل ہوگا۔ گویا وہ فلاں بن عبدالعزیٰ ہے یا فرمایا عبدالعزیٰ بن فلاں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سفینہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا جو بائیں آنکھ سے کانا، اس کی دائیں آنکھ باہر کو ابھری ہوئی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی، ایک جنت ہوگی اور دوسری دوزخ ہوگی۔ اس کی جنت دوزخ اور اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی۔ اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں۔ گے ان میں سے ایک اس کی دائیں اور دوسرا بائیں جانب ہوگا۔ وہ لوگوں سے بات کرے گا تو اس کا ساتھی کہے گا تو نے سچ کہا۔ لوگ اس کو سنیں گے۔ وہ گمان کریں گے دجال نے سچی بات نہیں کی۔ یہ آزمائش ہوگا۔ پھر وہ چلے گا یہاں تک کہ شام آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو اسے افیق وادی کے پاس قتل کریں گے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کے والدین تیس سال تک رہیں گے، ان کا کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ پھر ایک کانا بچہ ان کا پیدا ہوگا۔ وہ زیادہ نقصان دینے والا اور کم نفع دینے والا ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی اس کا دل نہیں سوئے گا۔ پھر اس کے والدین کی صفت کو ذکر کیا۔ اس کا باپ لمبے قد کا اور بھرپور گوشت والا ہوگا۔ اس کی ناک لمبی ہوگی۔ اس کی ناک مہار جیسی ہوگی۔ اس کی ماں فرغانیہ ہوگی جس کے پستان بڑے بڑے ہوں گے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال تمام زمین لپیٹ لے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ آئے گا تو ہر راستے پر ملائکہ کی صفیں پائے گا۔ وہ سبخہ جرف میں آئے گا اور اپنے خیمے لگا دے گا۔ پھر مدینہ طیبہ میں تین دفعہ زلزلہ آئے گا تو ہر منافق مرد عورت اس دجال کی طرف نکل جائے گا۔ (5)

1۔ سنن ترمذی، باب من این یخرج الدجال، جلد 2، صفحہ 47-46، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 123، دار صادر بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 491 (37479)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 492 (37471) 5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 493 (37492)

marfat.com

Marfat.com

ابن ابی شیبہ نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے: اگر دجال نکلا تو ایک قوم اپنی قبروں میں اس پر ایمان لائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ دجال کرمان کے علاقہ سے اترے گا۔ اس کے ساتھ اسی ہزار کا لشکر ہوگا۔ ان پر سبز چادریں ہوں گی جو ان کے قدموں تک پہنچ رہی ہوں گی۔ گویا ان کے چہرے مجان مطرقہ (ایسی ڈھالیں جن پر تہ در تہ چمڑا لگایا گیا ہو) ہیں۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حوط عبدی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار افراد کو سایہ دے گا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جنادہ بن امیہ دری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے کہا ہمیں کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ ہمیں کوئی ایسی حدیث نہ بیان کرنا جو کسی اور سے سنی ہو۔ ہمارے پاس تصدیق کرنے والا ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ فرمایا میں تمہیں دجال کے بارے میں خبردار کرتا ہوں، میں تمہیں دجال کے بارے میں خبردار کرتا ہوں، میں تمہیں دجال کے بارے میں خبردار کرتا ہوں۔ کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اس سے خبردار نہ کیا ہو۔ اے امت محمدیہ! وہ تم میں ظاہر ہوگا۔ وہ گھنگھریالے بالوں والا، سفید رنگ والا، بائیں آنکھ پر پردہ چڑھا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی جہنم جنت اور اس کی جنت جہنم ہوگی۔ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی ریشم کا پہاڑ ہوگا۔ وہ ایک آدمی پر غلبہ پائے گا تو اسے قتل کرے گا۔ پھر اسے زندہ کرے گا وہ کسی اور پر تسلط نہیں پائے گا۔ وہ آسمان سے بارش نازل کرے گا۔ زمین سے نباتات اگائے گا۔ وہ زمین میں چالیس دن تک رہے گا یہاں تک کہ زمین کے ہر گھاٹ پر پہنچے گا۔ وہ چار مساجد کے قریب نہیں جائے گا۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد مقدس اور مسجد طور۔ تم پر کوئی چیز لازم نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں یہ بات آپ نے دو دفعہ کہی۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، فرمایا اللہ کی قسم! قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ کذاب نکلیں گے ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا۔ اس کی بائیں آنکھ پر پردہ ہوگا۔ گویا وہ ابویحییٰ انصار کے ایک بوڑھے کی آنکھ ہے۔ جب دجال نکلے گا تو وہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ ہے جو اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی تو اسے سابقہ کوئی بھی اچھا عمل نفع نہیں دے گا جس نے کفر کیا اور اس کو جھٹلایا تو اسے سابقہ کسی عمل کی وجہ سے سزا نہیں دی جائے گی۔ وہ تمام زمین پر غالب آئے گا مگر حرم اور بیت المقدس پر اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا۔ یہاں تک کہ باغ کی دیوار اور درخت کی جڑ پکارے گی۔ اے مومن! یہ کافر ہے میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آ اور اسے قتل کر دے۔ یہ اس طرح نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم ایسے امور دیکھو گے یہاں تک کہ امور

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 494 (37501)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 500 (37535) 3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 495 (37506)

marfat.com
Marfat.com

تمہارے اپنے ہاں بھی عظیم محسوس ہوں گے۔ تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرو گے۔ کیا تمہارے نبی نے تمہارے سامنے ان میں سے کسی چیز کا ذکر کیا تھا یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔ پھر اس کے بعد قبض کا امر ظاہر ہوگا اور اپنے ہاتھ سے موت کی طرف اشارہ کیا۔(1)

ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال سمندروں میں گھٹنے تک دھنسے گا، بادلوں تک پہنچے گا، سورج مغرب کی طرف سبقت لے جائے گا۔ اس کی پیشانی میں سینگ ہوگا جس سے سانپ نکلیں گے۔ اس کے جسم میں تمام قسم کے اسلحہ کی تصویریں ہوں گی یہاں تک کہ آپ نے تلوار، نیزے اور ڈھال کا ذکر کیا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دجال نکلے گا وہ چالیس دنوں تک زمین میں رہے گا اور ہر گھاٹ پر پہنچے گا۔ ان چالیس دنوں میں سے ایک جمعہ کی طرح، جمعہ مہینہ کی طرح اور مہینہ سال کی طرح ہوگا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک قوم دجال کی سنگت اختیار کرے گی۔ وہ کہیں گے ہم اس کے ساتھی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کی سنگت اس لیے اختیار کرتے ہیں کہ ہم کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں۔ جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا تو وہ عذاب ان سب پر نازل ہوگا۔(4)

امام طبرانی رحمہ اللہ حضرت اشعث بن ابی شعثاء رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ دجال کا ذکر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ہوا۔ فرمایا اس کا ذکر زیادہ نہ کیا کرو کیونکہ جب آسمان میں کسی امر کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے تو لوگوں کی زبانوں پر جاری ہونے سے پہلے ہی وہ تیزی سے زمین کی طرف آتا ہے۔(5)

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، جلد 7، صفحہ 495 (37513)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 496 (37515) 3۔ ایضاً (37516)

4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 497 (37537) 5۔ معجم کبیر، جلد 9، صفحہ 93 (8510)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

رَبُّكُمْ ۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

"اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل وخوار ہو کر۔ اللہ ہی ہے جس نے بنائی ہے تمہارے لیے رات تا کہ تم آرام کرو اس میں اور (بنایا ہے) دن کو روشن۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا فضل و کرم فرمانے والا ہے لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ (اس کی نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ وہ ہے اللہ تمہارا رب پیدا کرنے والا ہر چیز کا۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اس کے۔ پس کیسے راہ حق سے تم روگردانی کرتے ہو۔ اسی طرح (راہ حق سے) منہ پھیر دیا جاتا ہے ان بدنصیبوں کا جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بنایا ہے تمہارے لیے زمین کو قیام کی جگہ اور آسمان کو چھت (کی مانند) اور تمہاری صورت گری کی اور حسین بنا دیا تمہاری صورتوں کو اور کھانے کے لیے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں۔ ایسی (خوبیوں والا) اللہ تمہارا پروردگار ہے پس بڑی ہی برکتوں والا ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔"

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری نے الادب المفرد میں، ابو داؤد، ترمذی، امام نسائی، ابن ماجہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن حبان، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کے بعد ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ یہاں عبادت سے مراد دعا ہے۔ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی عبادت کیا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمایا غیر اللہ کو چھوڑ کر اللہ کے لیے عمل کو خالص کرنا۔(1)

امام ابن مردویہ اور خطیب رحمہما اللہ نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی عبادت ہے اور یہ آیت تلاوت کی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمة میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ادْعُوْنِيْٓ کا معنی ہے میری عبادت کرو۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے دٰخِرِيْنَ کا معنی حقیر نقل کیا ہے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا مغفرت طلب کرنا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور امام احمد رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ

1۔ سنن ترمذی، باب فی فضل الدعاء، جلد 5، صفحہ 49 (3372)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 92، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔(1)

امام احمد، حکیم ترمذی، ابو یعلی اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: احتیاط تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی لیکن دعا آفات جو نازل ہو چکی ہوں یا ابھی نازل نہ ہوں میں نفع دیتی ہے اے اللہ کے بندو! دعا کیا کرو۔(2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کو دعا کا موقع دے، تو وہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی التجا کو قبول فرماتا ہے۔(3)

امام حکیم ترمذی اور ابن عدی رحمہما اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(4)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں جو نازل کیا ہے ہم اس میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں مصیبت نازل کرتا ہوں، اس کے بدلے میں بندے سے دعا کرواتا ہوں۔(5)

امام ابن منذر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ تمہارے رب نے فرمایا: اے میرے بندے! تو نے مجھ سے دعا کی اور مجھ سے امید رکھی ہے، جو تجھ میں عیب اور کمزوریاں ہیں میں انہیں بخش دوں گا۔ اگر تو زمین برابر خطاؤں کے ساتھ مجھے ملے گا تو میں تجھے اس کے برابر مغفرت سے ملوں گا۔ اگر تو نے غلطیاں کیں یہاں تک کہ تیری غلطیاں آسمان کے بادل کے برابر ہوئیں پھر تو نے مجھ سے بخشش طلب کی میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

امام ابن منذر اور حاکم رحمہما اللہ (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ افضل عبادت دعا ہے اور یہ آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تلاوت کی۔(6)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: عمل کرو اور تمہیں بشارت ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل میں اضافہ فرماتا ہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اس امت کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے وہ کسی اور امت کو عطا نہیں کیا گیا مگر برگزیدہ بندے کی اولاد اسے کہا

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی فضل الدعاء، جلد 6، صفحہ 22 (29169)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ معجم کبیر، جلد 20، صفحہ 103 (201)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
3۔ نوادر الاصول، صفحہ 199، دار صادر بیروت
4۔ ایضاً، صفحہ 220
5۔ ایضاً
6۔ مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، جلد 1، صفحہ 667 (1805)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

جاتا ہے تو سوال کر تجھے عطا کر دیا جائے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا انسان کا اپنے لیے دعا کرنا۔(1)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: مومنوں سے کہو جب وہ مجھ سے دعا کریں تو وہ جلدی نہ کریں اور نہ ہی مجھے بخیل جانیں۔ کیا وہ جانتے نہیں میں بخیل سے بغض رکھتا ہوں تو میں خود کیسے بخیل بنوں گا۔ اے موسیٰ! جب تو مجھ سے کسی عظیم بلت کا سوال کرے تو میرے بارے میں بخل کا خوف نہ کر اور جب تو مجھ سے کسی چھوٹی چیز کا سوال کرے تو مجھ سے حیا نہ کر۔ تو مجھ سے نمک، دھنیا وغیرہ مانگ اور تو مجھ سے اپنی بکری کا چارا مانگ۔ اے موسیٰ! کیا تجھے علم نہیں کہ میں نے رائی کا دانہ اور اس سے چھوٹی چیز پیدا کی ہے اور میں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی مگر لوگ اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے جبکہ وہ خوب جانتا ہے کہ میں قادر ہوں۔ میں عطا کرتا ہوں اور میں روکتا ہوں، میں اس کی حاجت اس کی مغفرت کے ساتھ پوری کرتا ہوں۔ جب میں اسے عطا کروں یا روک لوں تو وہ میری حمد کرتا ہے تو میں اسے حامدین کے گھر میں سکونت عطا کرتا ہوں اور جو بندہ مجھ سے کسی چیز کا سوال نہ کرے پھر میں اسے عطا کروں تو اس پر سخت حساب ہوگا۔(2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات کا سوال اپنی نماز میں کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے گھر والوں کے لیے نمک بھی اسی اسے مانگتا ہوں۔(3)

امام احمد رحمہ اللہ نے زہد میں حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے ستر سال عبادت کی وہ یہ دعا کیا کرتا تھا اے اللہ! میرے عمل کی مجھے جزا دینا کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ وہ اسی حال میں ستر سال تک رہا۔ جب وہ فوت ہوا تو اسے کہا گیا تو نے اپنا عمل پورا کیا تو دنیا میں اس کے ہاں کون سا عمل زیادہ قابل اعتماد تھا؟ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ قابل اعتماد کوئی عمل نہ تھا۔ وہ اپنی دعا میں کہنے لگا: اے میرے رب! جب میں دنیا میں تھا تو میں نے سنا تھا کہ تو لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے۔ آج میری لغزش کو معاف فرمادے۔ تو اسے جنت میں چھوڑ دیا جائے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے حواریوں کی جماعت! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حواری عبادت کی حالت میں باہر نکلے۔ پیٹ پشت سے لگے ہوئے تھے۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، رنگ زرد پڑ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں ایک کھلی جگہ لے گئے۔ ایک جڑ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکم تلاوت کرنے لگے۔ فرمایا اے حواریو! جو میں تمہیں بات کہوں اسے سنو۔ میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب انجیل میں کچھ چیزیں پاتا ہوں

1۔ الادب المفرد، جلد 2، صفحہ 182 (718)، مطبعۃ المدنی القاہرہ 2۔ نوادر الاصول، صفحہ 163، دار صادر بیروت 3۔ ایضاً، صفحہ 164

marfat.com
Marfat.com

ان پر عمل کرو۔ انہوں نے عرض کی اے روح اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کے لیے رات کو پیدا کیا ہے اور دن کو سات چیزوں کے لیے پیدا کیا ہے۔ جس کے دن اور رات گزر گئے جبکہ اس نے ان کاموں میں سے کوئی بھی نہ کیا تھا تو قیامت کے روز دن اور رات اس سے جھگڑا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس لیے پیدا کیا تا کہ اس میں سست رگوں کو سکون پہنچے جنہیں تو نے اپنے دن میں تھکا دیا تھا اور اپنے اس گناہ پر بخشش طلب کرے جسے تو نے دن کے وقت کیا۔ پھر دوبارہ اسے نہ کرے اور اس میں تو صبر کرنے والوں کی عبادت کرے اس کی ایک تہائی تو میں سوئے، ایک تہائی میں تو عبادت کرے اور ایک تہائی میں اپنے رب کے حضور آہ و زاری کرے یہ ہیں وہ کام جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے رات کو پیدا کیا۔ اور دن کو پیدا کیا کہ تو اس میں فرض نمازوں کو ادا کرے جن کے بارے میں تجھ سے سوال کیا جائے گا۔ اس کے بارے میں تجھ سے محاسبہ ہوگا۔ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے، زمین میں کوشش کرے تا کہ اپنے دن کی روزی حاصل کرے، اس میں اللہ تعالیٰ کے دوست کو ملے جس طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت فرماتا ہے، تم اس میں جنازہ کے ساتھ چلو تا کہ جب واپس آؤ تو تم بخشے جا چکے ہو۔ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ یہ ایمان کی چوٹی اور دین کا سہارا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ ایک دوسرے پر رحم کرو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے قبہ میں ہیں۔ جس پر دن اور رات گزر جائے جبکہ اس نے یہ کام نہ کیے ہوں تو قیامت کے روز رات اور دن اس سے جھگڑا کریں گے جبکہ وہ ملیک مقتدر (اللہ) کے پاس ہوگا۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵

"وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اس کے، پس اس کی عبادت کرو اپنے دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔"

امام ابن جریر، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے وہ اس کے پیچھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بھی کہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بھی کہے۔ پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے تھے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۶

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 94، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

"آپ فرمادیجئے کہ مجھے منع کردیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا (میں ان کی عبادت کیسے کرسکتا ہوں) جب آگئیں ہیں میرے پاس دلیلیں اپنے رب کی طرف سے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سرتسلیم خم کروں رب العالمین کے سامنے۔"

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ ولید بن مغیرہ، شیبہ بن ربیع نے کہا اے محمد! جو کچھ تم کہتے ہو اس سے رجوع کرے، تم پر اپنے آباؤ اجداد کے دین کی پیروی لازم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ﵴ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾

"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے۔ پھر نکالا تمہیں (شکم مادر سے) بچہ بنا کر پھر (پرورش کی تمہاری) تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو پھر (تمہیں زندہ رکھا) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ اور بعض تم میں سے فوت ہو جاتے ہیں پہلے ہی اور (یہ سارا نظام اس لیے ہے) کہ تم پہنچ جاؤ مقررہ میعاد تک اور تاکہ تم (اپنے رب کی عظمتوں کو) سمجھنے لگ جاؤ۔ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پس جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اتنا فرماتا ہے اسے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ان (نادانوں) کی طرف جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیات میں۔ یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔ جن لوگوں نے جھٹلایا اس کتاب کو اور اس چیز کو بھی جو دے کر ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا۔ انہیں (اپنی تکذیب کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔"

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: سات سال کی عمر میں بچے کے دودھ والے دانت ٹوٹتے ہیں، چودہ سال کی عمر میں وہ بالغ ہوتا ہے، اس کا قد اکیس سال میں مکمل ہو جاتا ہے، اس کی عقل اٹھائیس (28) سال کی عمر میں مکمل ہوتی ہے، وہ اپنی عقل کی پختگی کو تینتیس (33) سال کی عمر میں پہنچتا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت جریر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ یعنی بوڑھا ہونے سے پہلے فوت ہو جائے۔ اَجَلًا مُّسَمًّى سے مراد بوڑھا اور جوان ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ تم اپنے رب کے بارے میں جان لو کہ وہی تمہیں زندہ کرتا ہے جس طرح اس نے تمہیں زندہ کیا۔ یہ اہل مکہ کے لیے ہے جو دوبارہ زندہ کرنے کو جھٹلاتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ کیسے جھٹلاتے ہیں جبکہ وہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

"جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں۔ انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا کھولتے ہوئے پانی میں پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ پھر پوچھا جائے گا ان سے کہاں ہیں وہ جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے اللہ کے سوا (بصد یاس) کہیں گے وہ تو گم ہو گئے ہم سے بلکہ ہم تو کسی چیز کو پوجتے ہی نہ تھے اس سے پہلے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے کافروں کو۔ یہ (سزا اور رسوائی) بدلہ ہے اس کا کہ تم خوشیاں منایا کرتے تھے زمین میں (اپنے عارضی اقتدار پر) ناحق اور بدلہ ہے اس کا جو تم (اپنے فانی اموال و املاک پر) اترایا کرتے تھے۔ اب داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں تم وہاں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ پس یہ بہت برا ٹھکانہ ہے تکبر و غرور کرنے والوں کا۔ (اے حبیب!) آپ (ان کی نازیبا حرکتوں پر) صبر فرمائیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو ہم خواہ آپ کو دکھائیں اس عذاب کا کچھ حصہ جس کا ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا (اس سے پہلے ہی) آپ کو دنیا سے اٹھالیں (یہ بچ نہیں سکتے) آخر کار ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔"

امام احمد، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث والنشور میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ کی تلاوت کی۔ فرمایا اگر اتنا سکہ، اور لکڑی کے پیالے کی طرف اشارہ کیا، آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے جبکہ یہ پانچ سو سال کی مسافت پر ہو تو وہ زمین پر رات سے پہلے پہنچ جائے گا۔ اگر زنجیر کا سرا لٹکایا جائے تو وہ چالیس سال نیچے آتی رہے ابھی وہ زمین کی گہرائی تک نہیں پہنچے گی۔ (1)

1۔ سنن ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ طعام اہل النار، جلد 2، صفحہ 83، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس حدیث کو منسوب کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہنمیوں کے لیے سیاہ بادل پیدا فرمائے گا۔ اس بادل اور جہنمیوں سے پوچھا جائے گا تم کیا طلب کرتے ہو؟ وہ دنیا کے بادلوں کا ذکر کریں گے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! پانی، وہ بادل ان پر طوقوں کی بارش کرے گا جوان کی گردنوں میں زائد کردیے جائیں گے۔ زنجیریں جوان کی زنجیروں میں اضافہ کردیں گی اور انگارے جوان پر مزید بھڑکیں گے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ پڑھتے۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: وہ رمضان شریف میں نماز پڑھتے اور اس آیت کو بار بار پڑھتے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ ۬ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے صفۃ النار میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی الْحَمِیْمِ کا یہ ترجمہ نقل کیا ہے کہ ان پر جو چیز ہوگی اتار دے گی چمڑا، گوشت اور رگیں یہاں تک کہ وہ اس کی ایڑی میں چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے گوشت کی لمبائی کی مقدار ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ پھر اسے ایک اور جلد پہنا دی جائے گی۔ پھر اسے آگ میں جلایا جائے گا تو ان پر چمڑا، گوشت اور رگوں میں سے جو چیز ہوگی اس کو الگ کردیا جائے گا۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یُسْجَرُوْنَ کا معنی ہے ان پر آگ جلائی جائے گی تَمْرَحُوْنَ یعنی تم تکبر کرتے تھے اور اکڑتے تھے۔ (2)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾

"اور ہم نے بھیجے تھے پیغمبر آپ سے پہلے بھی، ان میں سے بعض کا ذکر ہم نے آپ سے کردیا اور ان میں سے بعض کا ذکر (قرآن کریم میں) آپ سے نہیں کیا۔ اور کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ وہ لے کر آتا کوئی نشانی اللہ کی اجازت کے بغیر۔ پس جب آئے گا اللہ کا حکم (تو) فیصلہ کردیا جائے گا حق (وانصاف) کے ساتھ اور باطل پرست وہاں (سراسر) گھاٹے میں رہیں گے۔"

امام طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ

1۔ مجمع الزوائد، کتاب صفۃ اہل النار، جلد 10، صفحہ 715، دارالفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 99-98، داراحیاء التراث العربی

marfat.com
Marfat.com

نے حبشی بندے کو نبی بنا کر مبعوث کیا۔ وہ ان انبیاء میں سے ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے نہیں ہوا۔ (1)

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لَكُمْ
فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی
الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ
مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ
اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ
وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

"اللہ پاک وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے مویشی تاکہ ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کا (گوشت) کھاؤ اور تمہارے لئے ان میں طرح طرح کے فائدے ہیں اور ان میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان پر سوار ہو کر اس منزل تک پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان مویشیوں پر اور کشتیوں پر تم لدے پھرتے ہو۔ اور وہ دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانیاں۔ پس اللہ تعالیٰ کی کن کن آیتوں کا تم انکار کرو گے۔ کیا ان منکروں نے کبھی سیر و سیاحت نہیں کی زمین میں تاکہ انہیں نظر آجاتا کہ کیا انجام ہوا ان (منکروں) کا جو ان سے پہلے گزرے، وہ لوگ ان سے تعداد میں زیادہ تھے اور قوت میں زبردست تھے اور زمین میں اپنی نشانیوں کے لحاظ سے (کہیں ہنرمند تھے) پس یہ بتائیں کہ کیا فائدہ پہنچایا انہیں اس دولت نے جو وہ کماتے تھے۔ پس جب آئے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر تو انہوں نے کفر کیا اور نازاں رہے اس علم پر جو ان کے پاس تھا اور (آخرکار) گھیر لیا انہیں جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے دیکھ لیا ہمارا عذاب تو کہنے لگے ہم ایمان لائے ہیں ایک اللہ پر اور ہم ان معبودوں کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ پس کوئی فائدہ نہ

1۔ مجمع الزوائد، تفسیر سورۂ غافر، جلد 7، صفحہ 227 (11321)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

دیا انہیں ان کے ایمان نے جب دیکھ لیا انہوں نے ہمارا عذاب۔ یہی دستور ہے اللہ تعالیٰ کا جو (قدیم سے) اس کے بندوں میں جاری ہے اور سراسر خسارے میں رہے اس وقت حق کا انکار کرنے والے۔ ''

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: تمہارے سفر تمہاری ضرورت کے لیے ہوں۔ وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ سے مراد ہے پیدل چلنا۔ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ کے بارے میں کہا وہ کہتے تھے ہم ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ کے بارے میں کہا ان کے رسول ان کے پاس جو حق لائے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر، اور اللہ تعالیٰ کے فرمان سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ ہمارے عذاب کو دیکھتے تو وہ ایمان لے آتے تو انہیں ان کا ایمان اس وقت نفع نہ دیتا۔ (1)

تمت بالخیر

بروز جمعہ 22 اگست 2003ء

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 148 (2690)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com